بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ + عَسٰی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

روزنامہ

الفضل

ربوہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

فون ۴۴۹

جلد ۳۸/۷۳ | بدھ ۲۶ شوال المکرم ۱۴۰۴ھ ۲۵ وفا ۱۳۶۳ہش ۲۵ جولائی ۱۹۸۴ء | نمبر ۱۷۰

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اخبار احمدیہ

ربوہ ۲۴ وفا/جولائی۔ حضرت سیدہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے بارے میں آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:۔

عام طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہتر ہے

احباب کرام خاص توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں کہ مولیٰ کریم اپنے فضل سے حضرت سیدہ ممدوحہ کو صحت کاملہ و عاجلہ سے نوازے اور برکتوں سے معمور طویل زندگی عطا فرمائے۔ آمین

ارشاداتِ عالیہ سیدنا حضرتِ اقدس بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ

خدا میں بے انتہا عجیب قدرتیں اور بے انتہا طاقتیں ہیں

اُس کی یہ عجیب قدرتیں اُن ہی پر کھلتی ہیں جو اُسکے ہو جاتے ہیں اور اُسکے آستانہ پر گرتے ہیں

تب وہ مصیبتوں میں اُن کی خبر لیتا ہے اور اُن کا متولّی اور متعہّد ہو جاتا ہے

"اے لوگو! خدا سے ڈرو اور درحقیقت اُس سے صُلح کر لو۔ اور سچ مچ صلاحیت کا جامہ پہن لو۔ اور چاہیئے کہ ہر ایک شرارت تم سے دُور ہو جائے۔ خدا میں بے انتہا عجیب قدرتیں ہیں۔ خدا میں بے انتہا طاقتیں ہیں۔ خدا میں بے انتہا رحم اور فضل ہے وہی ہے جو ایک ہولناک سیلاب کو ایک دم میں خشک کر سکتا ہے وہی ہے جو مہلک بلاؤں کو ایک ہی ارادے سے اپنے ہاتھ سے اٹھا کر دُور پھینک دیتا ہے مگر اُس کی یہ عجیب قدرتیں اُن ہی پر کھلتی ہیں جو اُس کے ہی ہو جاتے ہیں اور وہی یہ خوارق دیکھتے ہیں جو اُس کے لئے اپنے اندر ایک پاک تبدیلی کرتے ہیں۔ اور اُس کے آستانے پر گرتے ہیں اور اُس قطرے کی طرح جس سے موتی بنتا ہے صاف ہو جاتے ہیں اور محبّت اور صدق اور صفا کی سوزش سے پگھل کر اُس کی طرف بہنے لگتے ہیں۔ تب وہ مصیبتوں میں اُن کی خبر لیتا ہے اور عجیب طور پر دشمنوں کی سازشوں اور منصوبوں سے اُنہیں بچا لیتا ہے اور ذلّت کے مقاموں سے اُنہیں محفوظ رکھتا ہے۔ وہ اُن کا متولّی اور متعہّد ہو جاتا ہے۔ وہ اُن مشکلات میں جبکہ کوئی انسان کام نہیں آسکتا اُن کی مدد کرتا ہے اور اُس کی فوجیں اُن کی حمایت کے لئے آتی ہیں۔ کس قدر شکر کا مقام ہے کہ ہمارا خدا کریم اور قادر خدا ہے پس کیا تم ایسے عزیز کو چھوڑ دو گے؟ کیا اپنے نفسِ ناپاک کے لئے اُس کی حدود کو توڑ دو گے؟ ہمارے لئے اُس کی رضامندی میں مرنا ناپاک زندگی سے بہتر ہے۔

قرآن شریف میں تمام احکام کی نسبت تقویٰ اور پرہیزگاری کے لئے بڑی تاکید ہے۔ وجہ یہ کہ تقویٰ ہر ایک بدی سے بچنے کے لئے قوّت بخشتی ہے اور ہر ایک نیکی کی طرف دوڑنے کے لئے حرکت دیتی ہے اور اس قدر تاکید فرمانے میں بھید یہ ہے کہ تقویٰ ہر ایک باب میں انسان کے لئے سلامتی کا تعویذ ہے اور ہر ایک قسم کے فتنہ سے محفوظ رہنے کے لئے حصنِ حصین ہے۔"

((ایّام الصلح صفحہ ۱۰۲-۱۰۵))

حضرت سیدہ بوزینب بیگم صاحبہ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

لاہور ۲۴ جولائی (بذریعہ فون) حضرت سیدہ بوزینب بیگم صاحبہ بیگم حضرت مرزا شریف احمد صاحب کی طبیعت آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہتر ہے۔ آج کچھ باتیں بھی کی ہیں۔ آج بھی خون دیا جائے گا۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ مدظلہا کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے آمین

شریعت کورٹ میں پٹیشن کی سماعت

آٹھویں روز کی کارروائی کی مختصر رپورٹ

لاہور ۲۴ جولائی۔ شریعت کورٹ کے رجسٹرار کی طرف سے جاری کردہ پریس ریلیز میں بتایا گیا ہے کہ وفاقی شریعت کورٹ کے ایک فل بنچ جو مسٹر جسٹس آفتاب حسین، مسٹر جسٹس فخر عالم، مسٹر جسٹس چوہدری محمد صدیق، اور مسٹر جسٹس مولانا ملک غلام علی اور مسٹر جسٹس مولانا عبدالقدوس قاسمی پر مشتمل ہے آج آٹھویں دن بھی شریعت پٹیشن ۱۷/۸۴ اور شریعت پٹیشن ۷-۲ برائے ۱۹۸۴ء کی سماعت جاری رکھی یہ درخواستیں بالترتیب مسٹر مجیب الرحمٰن ایڈووکیٹ اور تین دوسرے افراد کی طرف سے اور کیپٹن ریٹائرڈ عبدالماجد آف لاہوری گروپ کی طرف سے جماعت احمدیہ کے بارہ میں صدارتی آرڈیننس کو قرآن و سنت کی بنیاد پر چیلنج کرنے کے لئے دائر کی گئی ہیں۔

اسلامی یونیورسٹی اسلام آباد کے پروفیسر محمود احمد غازی نے جو عدالتی معاون ہیں اپنے دلائل دن کے ایک بجے ختم کر لئے۔ مسٹر مجیب الرحمٰن ایڈووکیٹ نے جو درخواست

(باقی صفحہ ۸ پر)

پبلشر: مسعود احمد۔ پونٹر: سید عبدالحی۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ۔ مقامِ اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ۔ قیمت ۵۵ پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

۲۶ شوال ۱۴۰۴ھ

۲۵ وفا ۱۳۶۳ ہش

دعا کی حقیقت اور دعا مانگنے کا صحیح طریق

اللہ تعالیٰ نے اپنے بے زر اور بے زور بندوں کو ایک زبردست ہتھیار عطا کیا ہے جسے صحیح طریق پر کام میں لانے سے مشکلات و مصائب کے پہاڑ ریزہ ریزہ ہو سکتے ہیں اور خس و خاشاک کی طرح ہر چیز کو بہالے جانے والے طوفان تھم سکتے ہیں اور درختوں کو ان کی جڑوں سے اکھاڑ پھینکنے والی آندھیوں کے رُخ پھر سکتے ہیں ـــــ وہ زبردست اور انتہائی کارگر ہتھیار ہے دعا۔

دعا میں خدا تعالیٰ نے وہ زور اور وہ طاقت رکھی ہے کہ جس سے زمین و آسمان میں انقلاب برپا ہو سکتا ہے اور ہر غیر ممکن بات ممکن میں بدل سکتی ہے لیکن اس کے لئے ضروری ہے کہ اس کے کمزور اور مظلوم بندے دعا کی حقیقت سے واقف ہو کر اس طریق پر دعا کریں کہ جس سے دعا کو اس کے کمال تک پہنچانے کا حق ادا ہو سکے۔ ذیل میں ہم دعا کی حقیقت اور دعا کرنے کے اصل طریق کو سیدنا حضرت اقدس بانیٔ سلسلہ احمدیہ کے الفاظ میں واضح کرتے ہیں۔ آپ نے دعا کے ان دونوں پہلوؤں پر بہت ہی پُر معارف اور بصیرت افروز پیرایہ میں روشنی ڈالی ہے۔

مثال کے طور پر آپ دعا کی حقیقت سے آگاہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

اِنَّ حَقِیْقَۃَ الدُّعَاءِ الْاِقْبَالُ عَلَی اللّٰہِ بِجَمِیْعِ الْھِمَّۃِ وَالصِّدْقِ وَالصَّبْرِ لِدَفْعِ الضَّرَّآءِ۔ وَاِنَّ اَوْلِیَآءَ اللّٰہِ اِذَا تَوَجَّھُوْا اِلٰی رَبِّھِمْ لِدَفْعِ مُؤْذٍ بِالتَّضَرُّعِ وَالْاِبْتِھَالِ جَرَتْ عَادَۃُ اللّٰہِ اَنَّہٗ یَسْمَعُ دُعَآءَھُمْ وَلَوْ بَعْدَ حِیْنٍ اَوْ فِیْ الْحَالِ وَتَوَجَّھَتِ الْعِنَایَۃُ الصَّمَدِیَّۃُ لِیَدْفَعَ مَا نَزَلَ بِھِمْ مِنَ الْبَلَآءِ وَالْوَبَالِ بَعْدَ مَا اَقْبَلُوْا عَلَی اللّٰہِ کُلَّ الْاِقْبَالِ۔ وَاِنَّ اَعْظَمَ الْکَرَامَاتِ اِشْتِجَابَۃُ الدَّعْوَاتِ عِنْدَ حُلُوْلِ الْاٰفَاتِ۔

(روحانی خزائن جلد ۲۰ صفحہ ۸۲)

یعنی دعا کی حقیقت یہ ہے کہ انسان ساری ہمت، پورے صدق اور کامل صبر کے ساتھ مصیبت کے دُور کروانے کے لئے اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ ہو۔ یقیناً اولیاء اللہ جب اپنے رب کی طرف تضرع اور ابتہال کے ساتھ متوجہ ہوتے ہیں تا کسی موذی چیز کو دور کیا جائے تو اللہ تعالیٰ کی عادت اس طرح سے جاری ہے کہ وہ ان کی دعاؤں کو بہرحال سنتا ہے خواہ فوراً خواہ کچھ عرصہ بعد۔ خدائے صمد کی توجہ اس بلا اور وبال کے دور کرنے کی طرف متوجہ ہوتی ہے جو خدا کے نیک بندوں پر نازل ہوتی ہے۔ یہ بات اُس وقت ہوتی ہے جب وہ لوگ اللہ تعالیٰ کی طرف پوری طرح متوجہ ہو جاتے ہیں۔ سب سے بڑی کرامت آفات کے اُترنے کے وقت قبولیت دعا ہی ہے۔

دعا کی حقیقت واضح کرنے کے بعد سیدنا حضرت اقدس تضرع اور ابتہال کے ساتھ دعا کرنے کے طریق پر روشنی ڈالتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

اِنَّ اللّٰہَ جَعَلَ بَعْضَ الْاَشْیَآءِ مُعَلَّقًا بِبَعْضِھَا مِنَ الْقَدِیْمِ۔ وَکَذٰلِکَ عَلَّقَ قَدْرَہٗ بِدَعْوَۃِ الْمُضْطَرِّ الْاَلِیْمِ۔ فَمَنْ نَّھَضَ مُھَرْوِلًا اِلٰی حَضْرَۃِ الْعِزَّۃِ بِعَبَرَاتٍ مُّتَحَدِّرَۃٍ وَّدُمُوْعٍ جَارِیَۃٍ مِّنَ الْمُقْلَۃِ وَقَلْبٍ یَّتَفَجَّرُ کَاَنَّہٗ وُضِعَ عَلٰی

(باقی صفحہ پر)

سیّد طارق رشید کی وفات حسرت آیات

اک اشارے سے ہوا بود سے انسان نابود
اور سب فانی ہیں باقی ہے فقط ربّ ودود

وہی خالق وہی مالک وہی ہے معبود
وہی ہادی وہی رہبر ہے وہی ہے مسجود

منحصر مرضیٔ مولا پہ ہے بود و نابود
ابھی اک چیز ہے موجود، ابھی ناموجود

دو گھڑی گلشنِ عالم کی ہے رنگین بہار
عارضی ہے گلِ تازہ کا وجود اور نمود

زندہ رکھتا ہے جسے چاہے وہ ربّ الارباب
اور جب چاہے جسے چاہے وہ کر دے نابود

موت برحق ہے مگر اُس کی جدائی بھی ہے شاق
موجبِ خیر تھا اوروں کے لئے جس کا وجود

ہے المناک بہت سیّد طارق کی وفات
جس کو منظور تھی ہر لحظہ رضائے معبود

گامزن راہِ عمل پر وہ رہا ساری عمر
دُور تھی اس کی طبیعت سے ریا ہو کہ نمود

زندگی وقف تھی اُس کی برہِ دینِ خدا
خدمتِ خلقِ خداوند تھی اُس کا مقصود

اُس کو اللہ نے دی حُسنِ عمل کی توفیق
کسی انعام کی حسرت نہ تمنائے نمود

گُلِ خوش رنگ کی مانند تھا چہرہ اُس کا
ایک گلدستہ منظورِ نظر اُس کا وجود

خوش مزاجی میں سموئی تھی متانت اُس کی
قول بھی اُس کا سعید اُس کے عمل بھی مسعود

صادق آئی یہ مثل سیّد طارق پہ سلیم
خوش درخشید ولے شعلۂ مستعجل بود

(سلیم شاہجہانپوری نواب شاہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ابتلاؤں کے وقت صبر و استقامت کی اہمیت اور اس کے عظیم ثمرات

(مکرم مظفر احمد صاحب درّانی - متعلم جامعہ احمدیہ ربوہ)

"مبارک وہ جو خدا کی بات پر ایمان رکھے اور درمیان میں آنے والے ابتلاؤں سے نہ ڈرے۔ کیونکہ ابتلاؤں کا آنا بھی ضروری ہے تا خدا تمہاری آزمائش کرے کہ کون اپنے دعویٰ بیعت میں صادق اور کون کاذب ہے۔ وہ جو کسی ابتلاء سے لغزش کھائے گا وہ کچھ بھی خدا کا نقصان نہیں کرے گا۔ اور بدبختی اس کو جہنم تک پہنچائے گی۔ اگر وہ پیدا نہ ہوتا تو اس کے لیے اچھا تھا۔ مگر وہ سب لوگ جو آخیر تک صبر کریں گے اور ان پر مصائب کے زلزلے آئیں گے اور حوادث کی آندھیاں چلیں گی اور قومیں ہنسی اور ٹھٹھا کریں گی اور دنیا ان سے سخت کراہت سے پیش آئے گی وہ آخر فتح یاب ہوں گے اور برکتوں کے دروازے ان پر کھولے جائیں گے۔"

(سیدنا حضرت اقدس بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

اللہ تعالیٰ کی یہ سنت چلی آتی ہے کہ وہ اپنے بندوں کی ابتلاؤں کے ذریعہ آزمائش کیا کرتا ہے اور ابتلاء میں ڈال کر انہیں نقصان پہنچانا مقصود نہیں ہوتا بلکہ اللہ تعالیٰ ابتلاؤں کے نتیجہ میں مومنین کو دنیا سے ممتاز کر دیتا ہے اور ابتلاؤں میں صبر کرنے والوں کو اعلیٰ ترقیات کے ساتھ ساتھ انہیں ارفع مقامات سے نوازتا اور انہیں اپنے قرب میں جگہ دیتا ہے۔ اور مومن ہر ابتلاء کے وقت استقامت دکھلا کر اپنے مولیٰ کی رضا کو حاصل کرتے ہیں اور کسی مخالفت کی پرواہ نہ کرتے ہوئے کامل وفاداری اور استقلال کا ثبوت دیتے ہیں۔

اللہ والوں پر ابتلاء آنے کا فلسفہ:

مومنین پر جو ابتلاء آیا کرتے ہیں ان کا ذکر کرتے ہوئے حضرت اقدس بانی سلسلہ فرماتے ہیں۔

"ابتلاء جو اوائل حال میں انبیاء اور اولیاء پر نازل ہوتا ہے اور باوجود عزیز ہونے کے ذلت کی صورت میں ان کو ظاہر کرتا ہے اور باوجود مقبول ہونے کے کچھ مردود سے کر کے ان کو دکھاتا ہے۔ یہ ابتلاء اس لیے نازل نہیں ہوتا کہ ان کو ذلیل اور خوار اور تباہ کرے یا صفحۂ عالم سے ان کا نام و نشان مٹا دیوے کیونکہ یہ تو ہرگز ممکن ہی نہیں کہ خداوند عزّوجل اپنے پیار کرنے والوں سے دشمنی کرنے لگے اور اپنے سچے اور وفادار عاشقوں کو ذلت کے ساتھ ہلاک کر ڈالے بلکہ حقیقت میں وہ ابتلاء جو شیرِ ببر کی طرح اور سخت تاریکی کی مانند نازل ہوتا ہے اس لیے نازل ہوتا ہے کہ تا اس برگزیدہ قوم کو قبولیت کے بلند مینار تک پہنچا دے اور الٰہی معارف کے باریک دقیقے ان کو سکھا دے یہی سنت اللہ ہے جو قدیم سے خدا تعالیٰ اپنے پیارے بندوں کے ساتھ استعمال کرتا چلا آیا ہے۔ زبور میں حضرت داؤدؑ کی ابتلائی حالت میں یہ عاجزانہ نعرے اس سنت کو ظاہر کرتے ہیں اور انجیل میں آزمائش کے وقت حضرت مسیحؑ کی غریبانہ تضرعات اسی عادت اللہ پر دال ہیں اور قرآن شریف اور احادیثِ نبویہ میں جناب فخر الرسل صلی اللہ علیہ وسلم کی عبودیت سے ملی ہوئی ابتہالات اسی قانونِ قدرت کی تصریح کرتے ہیں۔ اگر یہ ابتلاء درمیان میں نہ ہوتا تو انبیاء اور اولیاء ان مدارج عالیہ کو ہرگز نہ پا سکتے کہ جو ابتلاء کی برکت سے انہوں نے پا لیے۔ ابتلاء نے انکی کامل وفاداری اور مستقل ارادے اور جانفشانی کی عادت پر مہر لگا دی اور ثابت کر دکھایا کہ وہ آزمائش کے زلازل کے وقت کس اعلیٰ درجہ کا استقلال رکھتے ہیں اور کیسے سچے وفادار اور عاشقِ صادق ہیں کہ ان پر آندھیاں چلیں اور سخت سخت تاریکیاں آئیں اور بڑے بڑے زلزلے ان پر وارد ہوئے اور وہ ذلیل کیے گئے اور جھوٹوں اور مکاروں اور بے عزتوں میں شمار کیے گئے اور اکیلے اور تنہا چھوڑے گئے یہاں تک کہ ربانی مددوں نے بھی جنکا انکو بڑا بھروسہ تھا کچھ مدت تک منہ چھپا لیا اور خدا تعالیٰ نے اپنی مربیانہ عادت کو یک بارگی کچھ ایسا بدل دیا کہ جیسے کوئی سخت ناراض ہوتا ہے اور ایسا انہیں تنگی و تکلیف میں چھوڑ دیا کہ گویا وہ سخت موردِ غضب ہیں اور اپنے تئیں ایسا خشک سا دکھلایا کہ گویا وہ ان پر ذرا مہربان نہیں بلکہ ان کے دشمنوں پر مہربان ہے اور ان کے ابتلاؤں کا سلسلہ بہت طول کھینچ گیا ایک کے ختم ہونے پر دوسرا اور دوسرے کے ختم ہونے پر تیسرا ابتلاء نازل ہوا غرض جیسے بارش تاریک رات میں نہایت شدت و سختی سے نازل ہوتی ہے ایسا ہی آزمائش کی بارشیں ان پر ہوئیں۔ پھر وہ اپنے مضبوط اور پکے ارادہ سے باز نہ آئے۔ سست اور دل شکستہ نہ ہوئے بلکہ جتنا مصائب و شدائد کا بار ان پر پڑتا گیا اتنا ہی انہوں نے آگے قدم بڑھایا اور جسقدر وہ توڑے گئے اسی قدر وہ مضبوط ہوتے گئے اور جس قدر انہیں مشکلاتِ راہ کا خوف دلایا گیا اسی قدر ان کی ہمت بلند ان کی شجاعتِ ذاتی جوش میں آتی گئی۔ بالآخر وہ ان تمام امتحانات سے اوّل درجہ کے پاس یافتہ ہو کر نکلے اور اپنے کامل صدق کی برکت سے پورے طور پر کامیاب ہو گئے اور عزت اور حرمت کا تاج ان کے سر پر رکھا گیا اور تمام اعتراضات نادانوں کے ایسے حباب کی طرح معدوم ہو گئے کہ گویا وہ کچھ بھی نہیں تھے۔ غرض انبیاء و اولیاء ابتلاء سے خالی نہیں ہوتے بلکہ سب سے بڑھ کر انہیں پر ابتلاء نازل ہوتے ہیں اور انہیں کی قوتِ ایمانی ان آزمائشوں کی برداشت بھی کرتی ہے ..... عوام کو یہ معلوم نہیں کہ اللہ جل شانہٗ جس پودے کو اپنے ہاتھ سے لگاتا ہے۔ اس کی شاخ تراشی اس غرض سے نہیں کرتا کہ اس کو نابود کر دیوے۔ بلکہ اس غرض سے کرتا ہے کہ وہ پودہ پھول اور پھل زیادہ لاوے اور اس کے برگ اور بار میں برکت ہو ..... ابتلاء اس قوم کے لیے ایسا لازم ہے کہ گویا ان ربانی سپاہیوں کی ایک روحانی وردی ہے جس سے یہ شناخت کیے جاتے ہیں اور جس شخص کو اس سنت کے برخلاف کوئی کامیابی ہو وہ استدراج ہے نہ کہ کامیابی۔"

(تبلیغ رسالت جلد ۱ صفحہ ۱۳۱ تا ۱۳۴)

پس ابتلاؤں کا آنا الٰہی جماعتوں کا مقدر ہوا کرتا ہے۔ ایسے حالات میں اللہ پر بھروسہ کرتے ہوئے صبر و استقامت کے دامن کو تھام کر آگے بڑھنا چاہیئے کیونکہ صبر بڑی بڑی کامیابیوں کا موجب ہوا کرتا ہے۔

صبر کے معانی

صبر کے اصل معنی تو رکنے کے ہیں۔ مگر اس لفظ کے استعمال کے لحاظ سے مختلف معانی ہیں۔ چنانچہ اس کے ایک معنی

تَرْكُ الشَّكْوٰى مِنْ اَلَمِ الْبَلْوٰى لِغَيْرِ اللّٰهِ۔

یعنی جب کوئی مصیبت اور ابتلاء وغیرہ انسان کو پہنچے اور اسے تکلیف ہو تو خدا تعالیٰ کے سوا دوسرے کے پاس اسکی شکایت نہ کرنا صبر کہلاتا ہے۔

ہاں اگر وہ خدا تعالیٰ کے حضور اپنی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بے کسی کی شکایت کرتا ہے تو یہ صبر کے منافی نہیں

کلیات ابی البقاء میں لکھا ہے کہ صبر انسان کی ایک اعلیٰ درجہ کی صفت ہے۔ جس کے مختلف حالات میں مختلف نام رکھے جاتے ہیں اگر لڑائی میں انسان استقامت سے کام لے اور مشکلات سے نہ گھبرائے تو اسے شجاعت کہتے ہیں۔ قرآن و حدیث کی رو سے صبر کی تین قسمیں ہیں۔

۱۔ پہلا صبر تو یہ ہے کہ انسان جزع فزع سے بچے۔ اور اللہ کی خاطر تکالیف برداشت کرے۔

۲۔ دوسرے نیک باتوں پر اپنے آپ کو روکے رکھنا یعنی نیکی کو مضبوطی سے پکڑ لینا۔

۳۔ صبر کے تیسرے معنی بدی سے رُکے رہنے کے ہیں۔

صبر کی اہمیت و فضیلت

جب انسان مشکلات کا شکار ہو جائے اور ہر طرف سے آزمائش کی گھڑیاں اُسے گھیر لیں اور دنیا والے اسے اللہ کا نام بلند کرنے سے بھی روکیں اور وہ انسان کوئی مادی طاقت بھی استعمال نہ کر سکتا ہو صرف اور صرف اللہ ہی کی طرف جھکنے والا ہو۔ تو ایسے حالات میں اللہ تعالیٰ نے صبر اور دعا کے ہتھیار کو استعمال کرنے کی دعوت دی ہے۔ فرمایا:۔

وَاسْتَعِيْنُوْا بِالصَّبْرِ وَ الصَّلٰوةِ ؕ وَاِنَّهَا لَكَبِيْرَةٌ اِلَّا عَلَى الْخٰشِعِيْنَ ۙ الَّذِيْنَ يَظُنُّوْنَ اَنَّهُمْ مُّلٰقُوْا رَبِّهِمْ وَاَنَّهُمْ اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ ۝

(البقرہ آیت: ۴۶-۴۷)

"اور صبر اور دعا کے ذریعہ سے (اللہ سے) مدد مانگو۔ اور بے شک فروتنی اختیار کرنے والوں کے سوا (دوسروں کے لیے) یہ (امر) مشکل ہے (وہ فروتن) جو (اس بات پر) یقین رکھتے ہیں کہ وہ اپنے ربّ سے ملنے والے ہیں اور اس بات پر بھی کہ وہ اس کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں۔"

مخالفین کی طرف سے جو دُکھ اور اذیتیں مومنین کو برداشت کرنی پڑتی ہیں۔ مومنوں کے سوا اگر کوئی اور ہو تو ہرگز برداشت نہ کرے اور ضرور مقابل پر اُتر آئے کیونکہ اللہ والوں کے علاوہ کوئی اور ہر قسم کی تکالیف برداشت کر کے اس قدر صبر کا مظاہرہ نہیں کر سکتا۔ اللہ والے تو اس لیے صبر کے دامن کو ہاتھ سے نہیں چھوڑتے کیونکہ انہیں اپنے حقیقی مولیٰ کی طرف سے یہ تسلی مل رہی ہوتی ہے جو انکی ہمتیں بلند کر رہی ہوتی ہے کہ

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اسْتَعِيْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ ۝

(البقرہ آیت ۱۵۴)

"اے لوگو! جو ایمان لائے ہو صبر اور دعا کے ذریعہ سے (اللہ کی) مدد مانگو۔ اللہ یقیناً صابروں کے ساتھ (ہوتا) ہے۔"

پس وہ لوگ جنہیں خدا کی تائید و نصرت کے وعدے دیئے جا رہے ہوں وہ تو مشکلات کے وقت میں گھبرایا نہیں کرتے بلکہ اللہ تعالیٰ پر توکل کرتے ہوئے اُسی کو مدد و نصرت کے لیے پکارتے ہیں وہ بھی جلد یا بدیر ان کی دعاؤں کو سنتا اور ان کی مدد کو آتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے

"اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ"

کہہ کر اس طرف توجہ دلائی ہے کہ جلد بازی نہیں کرنی بلکہ جو مشکل اور تکلیف بھی تمہیں اللہ کے نام پر برداشت کرنی پڑے کرتے چلے جاؤ کیونکہ اللہ تعالیٰ تمہارے ساتھ ہے اور وہ تمہیں ضائع نہیں ہونے دے گا۔ بلکہ خطرات کے وقت وہ تمہیں اپنی گود میں لے لے گا۔ اور وہ لوگ جو صبر و استقامت سے کام لیں گے بالآخر فتح یاب ہوں گے۔

قرآن کریم میں ایک دوسری جگہ جنت کے حصول کے لیے بڑی بڑی قربانیاں کرنے کا ذکر آیا ہے۔ فرمایا

اَمْ حَسِبْتُمْ اَنْ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ وَلَمَّا يَاْتِكُمْ مَّثَلُ الَّذِيْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلِكُمْ ؕ مَسَّتْهُمُ الْبَاْسَآءُ وَالضَّرَّآءُ وَزُلْزِلُوْا حَتّٰى يَقُوْلَ الرَّسُوْلُ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ مَتٰى نَصْرُ اللّٰهِ ؕ اَلَاۤ اِنَّ نَصْرَ اللّٰهِ قَرِيْبٌ ۝ (البقرہ ۲۱۵)

ترجمہ: کیا تم نے سمجھ رکھا ہے کہ باوجود اس کے کہ ابھی تم پر ان لوگوں کی (سی تکلیف کی) حالت نہیں آئی جو تم سے پہلے گزرے ہیں تم جنت میں داخل ہو جاؤ گے؟ انہیں تنگی بھی پہنچی اور تکلیف (بھی) اور انہیں خوب خوف دلایا گیا تاکہ (اس وقت کا) رسول اور اس کے ساتھ (کے) ایمان والے کہہ اٹھیں کہ اللہ کی مدد کب آئے گی۔ یاد رکھو اللہ کی مدد یقیناً قریب ہے۔"

اس آیت میں واضح طور پر بتایا گیا ہے کہ مومنوں کو بڑی بڑی مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے لیکن وہ ان مصائب سے گھبراتے نہیں بلکہ اللہ کو پکارتے ہیں اور اللہ انکو انکی بے کسی و بے بسی کی حالت میں کامیابیوں سے ہمکنار کرتا ہے۔ جس کے نتیجہ میں مومنوں کے ایمان میں اضافہ ہوتا ہے اور وہ اللہ کی حمد و ثنا کرتے ہیں اور زیادہ بڑھ جاتے ہیں۔ اللہ والوں اور مومنوں پر ابتلاء آیا ہی کرتے ہیں انہیں دین کی راہ میں مصائب و آلام برداشت کرنے ہی پڑتے ہیں۔

نبیوں کے سرتاج سیدنا حضرت خاتم الانبیاء محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو اور آپؐ کے ماننے والوں کو کونسی اذیت تھی جو نہ پہنچائی گئی ہو۔ اللہ کا نام لینے سے روکے گئے۔ عبادتِ الٰہی سے منع کیے گئے دیوانے اور جادوگر کہلائے۔ (نعوذ باللہ) اللہ کے نام پر پتھر کھاتے رہے۔ آخر اتنا مشکل وقت بھی اس نبیوں کے سردارؐ پر آیا کہ اسے بے یار و مددگار اپنے ہی گھر اور اپنے ہی شہر سے نکلنا پڑا۔

حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ فرماتے ہیں۔

"پھر دیکھنا چاہیئے کہ سیدنا و امامنا حضرت فخر الرسل و خاتم النبیین محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابتلاء کی حالت میں کیا کیا تکلیفیں اٹھائیں اور ایک دعا میں مناجات کی کہ اے میرے ربّ! میں اپنی کمزوری کی تیری جناب میں شکایت کرتا ہوں اور اپنی بے چارگی کا تیرے آستانہ پر گوگزار ہوں میری ذلت تیری نظر سے پوشیدہ نہیں۔ جسقدر چاہے سختی کر کہ میں راضی ہوں جب تک تو راضی ہو جائے۔ مجھ میں بجز تیرے کوئی قوت نہیں۔"

(تبلیغ رسالت جلد ۱ صفحہ ۱۳۳)

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم صبر و استقامت کے انتہائی مقام پر فائز تھے اور آپؐ اپنے صحابہؓ کو بھی صبر و استقامت کی تلقین فرماتے رہتے تھے۔ ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضورؐ خانہ کعبہ کے سائے میں لیٹے ہوئے تھے کہ صحابیٔ رسولؐ حضرت خبابؓ تشریف لائے جو مخالفین کی اذیتوں سے بہت تنگ آچکے تھے اور حضورؐ سے بڑے تضرعانہ انداز میں عرض کی یا رسول اللہ اب تو دشمنوں کے ظلم و ستم کی انتہا ہو گئی ہے آپ ان کے لیے بددعا کیوں نہیں کرتے۔ تو حضورؐ اٹھ کر بیٹھ گئے اور چہرہ مبارک تمتمانے لگا اور بڑے جلال کے ساتھ فرمایا کہ خبابؓ تم سے قبل وہ لوگ بھی گزرے ہیں کہ جنکا گوشت لوہے کی کنگھیوں سے نوچ لیا جاتا تھا۔ لیکن یہ بات انہیں دین سے نہ پھیر سکی اور سر پر آرہ رکھ کر ان کے دو ٹکڑے کر دیئے جاتے تھے مگر یہ بات بھی ان کے ایمان میں کوئی کمزوری پیدا نہ کر سکی اس لیے تم کیوں گھبراتے ہو۔ یقیناً وہ وقت قریب ہے کہ یہ سب ظلم و ستم ختم ہو جائیں گے۔

پس ابتلاؤں میں صبر و استقامت دکھانا اور خدا کو پکارتے رہنا ابتلاؤں کو دور کر دیا کرتا ہے۔

ابتلاؤں کے وقت ثابت قدمی

جماعت احمدیہ کے موجودہ امام سیدنا حضرت مرزا طاہر احمد صاحب ایدہ اللہ تعالیٰ نے ابتلاؤں کے وقت ثابت قدم رہنے کی تلقین کرتے ہوئے جلسہ سالانہ ۱۹۸۳ء کے افتتاحی خطاب میں حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ کے ان الفاظ کو دوہرایا تھا کہ:۔

"صادق تو ابتلاؤں کے وقت بھی ثابت قدم رہتے ہیں اور وہ جانتے ہیں کہ آخر خدا ہمارا ہی حامی ہوگا۔ اور یہ عاجز اگرچہ ایسے کامل دوستوں کے وجود سے خدا تعالیٰ کا شکر کرتا ہے لیکن باوجود اس کے یہ بھی ایمان ہے کہ اگرچہ ایک فرد بھی ساتھ نہ رہے اور سب چھوڑ چھاڑ کر اپنا اپنا راہ لیں تب بھی مجھے کچھ خوف نہیں میں جانتا ہوں کہ خدا تعالیٰ میرے ساتھ ہے اگر میں پیسا جاؤں اور کچلا جاؤں اور ایک ذرّے سے بھی حقیر تر ہو جاؤں اور ہر ایک طرف سے ایذاء اور گالی اور لعنت دیکھوں تب بھی آخر فتح یاب ہونگا۔ مجھ کو کوئی نہیں جانتا مگر وہ جو میرے ساتھ ہے میں ہرگز ضائع نہیں ہو سکتا۔ دشمنوں کی کوششیں عبث ہیں اور حاسدوں کے منصوبے لاحاصل ہیں۔

..... مجھ سے پہلے کون صادق ضائع ہوا جو میں ضائع ہو جاؤں گا۔ کس سچے وفادار کو خدا نے ذلت کے ساتھ ہلاک کر دیا جو مجھ کو ضائع کرے گا۔ یقیناً یاد رکھو اور کان کھول کر سنو کہ میری روح ہلاک ہونے والی نہیں اور میری سرشت میں ناکامی کا خمیر نہیں۔ مجھے وہ ہمت اور صدق بخشا گیا ہے جس کے آگے پہاڑ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہیچ ہیں۔ میں کسی کی پرواہ نہیں رکھتا۔ میں اکیلا تھا اور اکیلا رہنے پر ناراض نہیں ۔۔۔ کیا خدا مجھے چھوڑ دے گا۔ کبھی نہیں چھوڑے گا۔ کیا وہ مجھے ضائع کر دے گا کبھی ضائع نہیں کرے گا ..... اور خدا اپنے بندہ کو ہر میدان میں فتح دیگا میں اس کے ساتھ وہ میرے ساتھ ہے۔ کوئی چیز ہمارا پیوند توڑ نہیں سکتی۔ اور مجھے اس کے عزت اور جلال کی قسم ہے کہ مجھے دنیا اور آخرت میں اس سے زیادہ کوئی چیز بھی پیاری نہیں کہ اس کے دین کی عظمت ظاہر ہو۔ اس کا جلال چمکے اور اس کا بول بالا ہو۔ کسی ابتلاء سے اس کے فضل سے مجھے خوف نہیں۔ اگر ایک ابتلاء نہیں کروڑ ابتلاء ہو۔ ابتلاؤں کے میدان میں اور دکھوں کے جنگل میں مجھے طاقت دی گئی ہے۔ ؎

من نہ آنستم کہ روز جنگ بینی پشت من
آں منم کاندر میان خاک و خوں بینی سرے"

نیز حضرت اقدس فرماتے ہیں:۔

"جو میرے ہیں وہ مجھ سے جدا نہیں ہو سکتے۔ نہ مصیبت سے نہ لوگوں کے سب و شتم سے نہ آسمانی ابتلاؤں اور آزمائشوں سے اور جو میرے نہیں وہ عبث دوستی کا دم مارتے ہیں کیونکہ وہ عنقریب الگ کئے جائیں گے اور ان کا پچھلا حال ان کے پہلے سے بدتر ہوگا۔ کیا ہم زلزلوں سے ڈر سکتے ہیں کیا ہم خدا تعالیٰ کی راہ میں ابتلاؤں سے خوفناک ہو جائیں گے کیا ہم اپنے پیارے خدا کی کسی آزمائش سے جدا ہو سکتے ہیں۔ ہرگز نہیں ہو سکتے مگر محض اس کے فضل اور رحمت سے۔"

(انوار ..... طبع اول ص ۲۱، ۲۲)

صبر و استقامت کے ثمرات:

اللہ تعالیٰ صبر و استقامت کا مظاہرہ کرنے والوں کے لئے دنیا و آخرت میں انعامات کا بھی وعدہ کرتا ہے:۔

"وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ بِشَيْءٍ مِّنَ الْخَوْفِ وَالْجُوْعِ وَنَقْصٍ مِّنَ الْاَمْوَالِ وَالْاَنْفُسِ وَالثَّمَرٰتِ ۗ وَبَشِّرِ الصّٰبِرِيْنَ ۝ الَّذِيْنَ اِذَآ اَصَابَتْهُمْ مُّصِيْبَةٌ ۙ قَالُوْٓا اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّآ اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ ۝ اُولٰٓئِكَ عَلَيْهِمْ صَلَوٰتٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ وَرَحْمَةٌ ۟ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُهْتَدُوْنَ ۝"

(سورۃ البقرہ آیات ۱۵۶ تا ۱۵۸)

ترجمہ: "اور ہم تمہیں کسی قدر خوف اور بھوک (سے) اور مالوں اور جانوں اور پھلوں کی کمی (کے ذریعہ) سے ضرور آزمائیں گے۔ اور (اے رسول!) تو (ان) صبر کرنے والوں کو خوشخبری سنا دے۔ جن پر جب (بھی) کوئی مصیبت آئے (گھبراتے نہیں بلکہ یہ) کہتے ہیں کہ ہم (تو) اللہ ہی کے ہیں اور اسی کی طرف لوٹنے والے ہیں۔ یہی وہ لوگ ہیں جن پر ان کے رب کی طرف سے برکتیں (نازل ہوتی) ہیں اور رحمت (بھی) اور یہی لوگ ہدایت یافتہ ہیں۔"

اللہ تعالیٰ نے اس آیت قرآنی میں بتایا ہے کہ انسان مختلف صورتوں میں آزمائشوں میں ڈالا جاتا ہے لیکن ایسے حالات میں جو صبر کرتے ہیں۔ بے صبری کے کلمات زبان پر نہیں لاتے اور جب بھی کبھی کسی مصیبت کا سامنا ہو تو خدا کو ہی یاد کرتے ہیں تو حقیقت میں ان صفات سے متصف لوگوں پر ہی خدا کے افضال و برکات اور رحمتیں نازل ہوتی ہیں اور وہی لوگ اپنے خدا کے حضور ہدایت یافتہ ہیں۔

اس سے بہتر اور سعادت مندی کیا ہو سکتی ہے کہ خدا کی رحمتیں اور برکتیں انسان کے شامل حال ہوں اور عرش کا خدا آسمان سے گواہی دے کہ ہدایت تو ان کے مقدر میں لکھی ہے۔

ایسے ہی صابروں کا ذکر کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ ایک دوسری جگہ فرماتا ہے کہ:۔

"وَالَّذِيْنَ صَبَرُوا ابْتِغَآءَ وَجْهِ رَبِّهِمْ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاَنْفَقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ سِرًّا وَّعَلَانِيَةً وَّيَدْرَءُوْنَ بِالْحَسَنَةِ السَّيِّئَةَ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ عُقْبَى الدَّارِ ۝ جَنّٰتُ عَدْنٍ يَّدْخُلُوْنَهَا وَمَنْ صَلَحَ مِنْ اٰبَآئِهِمْ وَاَزْوَاجِهِمْ وَذُرِّيّٰتِهِمْ وَالْمَلٰٓئِكَةُ يَدْخُلُوْنَ عَلَيْهِمْ مِّنْ كُلِّ بَابٍ ۝ سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ ۚ فَنِعْمَ عُقْبَى الدَّارِ ۝"

(سورۃ الرعد آیت ۲۳ تا ۲۵)

ترجمہ: "اور جنہوں نے اپنے رب کی رضا کی طلب میں ثابت قدمی سے کام لیا اور نماز کو عمدگی سے ادا کیا اور جو کچھ ہم نے انہیں دیا ہے اس میں سے چھپ کر (بھی) اور ظاہر (بھی ہماری راہ میں) خرچ کیا ہے اور (جو) بدی کو نیکی کے ذریعہ سے دور کرتے (رہتے) ہیں انہیں کے لئے اس گھر کا (بہترین) انجام (مقدر) ہے۔ یعنی مستقل رہائش کے باغات جن میں وہ (خود بھی) داخل ہونگے اور ان کے بڑوں اور ان کی بیویوں اور ان کی نسلوں میں سے بھی (وہ لوگ) جنہوں نے نیکی اختیار کی ہوگی (اس میں داخل ہوں گے) اور فرشتے ہر دروازہ سے ان کے پاس آئیں گے (اور کہیں گے) تمہارے لئے سلامتی ہے کیونکہ تم ثابت قدم رہے پس (اب دیکھو کہ تمہارے لئے) اس گھر کا کیا ہی اچھا انجام ہے"

ان آیات میں بھی دیگر صفات کے علاوہ مصائب کے وقت صبر و استقامت سے کام لینے والوں کے لئے آخرت کا بہترین گھر کے انعام کا ذکر کیا گیا ہے اور ایسے ہی لوگوں کو فرشتے سلام کرتے ہوئے ہر طرف اور ہر دروازہ سے داخل ہوں گے۔ پس صبر و استقامت کا اجر اور ثمر کوئی معمولی بات نہیں۔ آخرت کے علاوہ دنیا بھی سنور جاتی ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

"اِنَّ الَّذِيْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا تَتَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ الْمَلٰٓئِكَةُ اَلَّا تَخَافُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَاَبْشِرُوْا بِالْجَنَّةِ الَّتِيْ كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ ۝ نَحْنُ اَوْلِيٰٓؤُكُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِي الْاٰخِرَةِ ۚ وَلَكُمْ فِيْهَا مَا تَشْتَهِيْٓ اَنْفُسُكُمْ وَلَكُمْ فِيْهَا مَا تَدَّعُوْنَ ۝ نُزُلًا مِّنْ غَفُوْرٍ رَّحِيْمٍ ۝"

(سورۃ حٰمٓ السجدہ آیت ۳۱ تا ۳۳)

ترجمہ: "وہ لوگ جنہوں نے کہا کہ اللہ ہمارا رب ہے پھر مستقل مزاجی سے اس عقیدہ پر قائم ہو گئے۔ ان پر فرشتے اتریں گے یہ کہتے ہوئے کہ ڈرو نہیں اور کسی پچھلی غلطی کا غم نہ کرو اور اس جنت کے ملنے سے خوش ہو جاؤ جس کا تم سے وعدہ کیا گیا ہے (فرشتے کہتے ہیں) ہم دنیا میں بھی تمہارے دوست ہیں اور آخرت میں بھی تمہارے دوست رہیں گے اور اس (جنت) میں جو کچھ تمہارے جی چاہیں گے تم کو ملے گا اور جو کچھ تم مانگو گے وہ بھی تم کو اس میں ملے گا۔ یہ بخشنے والے (اور) بے انتہا کرم کرنے والے خدا کی طرف سے مہمانی کے طور پر ہوگا۔"

پس مصائب سے نہ ڈرنے والے اور اپنے ایمان و عقائد پر ڈٹ جانے والے لوگوں کو تو خدا کے فرشتے آکر تسلیاں دیتے ہیں اور موعودہ جنت کی خوشخبریاں سناتے ہیں اور فرشتے دنیا میں بھی ان کے مددگار و معاون بن جاتے ہیں۔

صبر و استقامت کے نتیجہ میں حاصل ہونے والی جنت میں ہر وہ چیز ملے گی جس کی صابر لوگ خواہش کریں گے اور ایسے لوگوں کا خدا تعالیٰ خود میزبان ہوگا۔

پس اللہ تعالیٰ کی رحمتیں اور برکتیں۔ جنت کا حصول اور بہترین انجام۔ فرشتوں سے ہمکلامی ہر خوف اور پریشانی سے آزادی۔ جنت کی ہر نعمت کا لطف اور سب سے بڑھ کر خدا تعالیٰ کی میزبانی صبر و استقامت کے ہی ثمرات ہیں ؎

"تیری درگہ میں نہیں رہتا کوئی بدنصیب
شرط رہ پر صبر ہے اور ترک نام اضطرار"

استقامت کا کمال:۔

سیدنا حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ (اللہ تعالیٰ کی آپ پر بے شمار رحمتیں اور برکتیں ہوں) کمال استقامت کی وضاحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ:۔

"یہ سچ بات ہے کہ استقامت فوق الکرامت ہے۔ کمال استقامت یہ ہے چاروں طرف بلاؤں کو محیط دیکھیں اور خدا کی راہ میں جان اور عزت اور آبرو کو معرض خطر میں پاویں اور کوئی تسلی دینے والی بات نہ ہو یہاں تک کہ خدا تعالیٰ بھی امتحان کے طور پر تسلی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دینے والے کشف یا خواب یا الہام کو بند کر دے اور ہولناک خوفوں میں چھوڑ دے۔ اس وقت نامردی نہ دکھاویں اور بزدلوں کی طرح پیچھے نہ ہٹیں اور وفاداری کی صفت میں کوئی خلل پیدا نہ کریں۔ صدق اور ثبات میں کوئی رخنہ نہ ڈالیں۔ ذلت پر خوش ہو جائیں۔ موت پر راضی ہو جائیں اور ثابت قدمی کے لئے کسی دوسرے دوست کا انتظار نہ کریں کہ وہ سہارا دے نہ اس وقت خدا کی بشارتوں کے طالب ہوں کہ وقت نازک ہے اور باوجود سراسر بے کس اور کمزور ہونے کے اور کسی تسلی کے نہ پانے کے سیدھے کھڑے ہو جائیں اور ہر چہ باداباد کہہ کر گردن کو آگے رکھ دیں اور قضاء و قدر کے آگے دم نہ ماریں اور ہرگز بیقراری اور جزع فزع نہ دکھلاویں جب تک کہ آزمائش کا حق پورا ہو جائے۔ یہی استقامت ہے جس سے خدا ملتا ہے یہی وہ چیز ہے جس کی رسولوں اور نبیوں اور صدیقوں اور شہیدوں کی خاک سے اب تک خوشبو آ رہی ہے اس کی طرف اللہ جلشانہٗ اس دعا میں اشارہ فرماتا ہے۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ صِرَاطَ الَّذِينَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ۔ یعنی اے خدا ہمیں استقامت کی راہ دکھلا وہی راہ جس پر تیرا انعام و اکرام مترتب ہوتا ہے اور تو راضی ہو جاتا ہے۔ اور اسی طرف اس دوسری آیت میں اشارہ

"رَبَّنَا أَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَتَوَفَّنَا مُسْلِمِينَ۔"

اے خدا اس مصیبت میں ہمارے دل پر وہ سکینت نازل فرما جس سے صبر آ جائے۔ اور ایسا کر کہ ہماری موت (دین حق) پر ہو جاننا چاہیئے کہ دکھوں اور مصیبتوں کے وقت میں خدا تعالیٰ اپنے پیارے بندوں کے دل پر ایک نور اتارتا ہے جس سے وہ قوت پا کر نہایت اطمینان سے مصیبت کا مقابلہ کرتے ہیں اور حلاوت ایمانی سے ان زنجیروں کو بوسہ دیتے ہیں جو اس کی راہ میں ان کے پیروں میں پڑیں۔ جب باخدا آدمی پر بلائیں نازل ہوتی ہیں اور موت کے آثار ظاہر ہو جاتے ہیں تو وہ اپنے رب کریم سے خواہ نخواہ جھگڑا شروع نہیں کرتا کہ مجھے ان بلاؤں سے بچا کیونکہ اس وقت عافیت کی دعا میں اصرار کرنا خدا تعالیٰ سے لڑائی اور موافقت تامہ کے مخالف ہے۔ بلکہ سچا محب بلا کے اترنے سے اور آگے قدم رکھتا ہے اور ایسے وقت میں جان کو ناچیز سمجھ کر اور جان کی محبت کو الوداع کہہ کر اپنے مولیٰ کی مرضی کے بجلی تابع ہو جاتا ہے اور اس کی رضا چاہتا ہے۔ اس کے حق میں اللہ جل شانہٗ فرماتا ہے۔

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَشْرِي نَفْسَهُ ابْتِغَاءَ مَرْضَاتِ اللَّهِ وَاللَّهُ رَءُوفٌ بِالْعِبَادِ ۝

یعنی خدا کا پیارا بندہ اپنی جان خدا کی راہ میں دیتا ہے اور اس کے عوض میں خدا کی مرضی خرید لیتا ہے وہی لوگ ہیں جو خدا کی رحمتِ خاص کے مورد ہیں۔

غرض وہ استقامت جس سے خدا ملتا ہے اس کی یہی روح ہے جو بیان کی گئی ہے۔ جس کو سمجھنا ہو سمجھ لے۔"

(روحانی خزائن جلد ۲۰)

درخواست ہائے دعا

- محترمہ علیم النساء بیگم چوہدری عبدالقیوم صاحب فتح پور لیہ کا پتہ کا آپریشن کامیاب ہو گیا ہے۔ اسی طرح خاکسار کی اہلیہ کا ایک حادثہ کی بنا پر دایاں بازو نکل گیا ہے اور ٹانگ پر چوٹ آئی ہے۔
  (فرزند الدین انسپکٹر تحریک جدید)
- خاکسار کی والدہ کی آنکھ کا آپریشن ہوا تھا ابھی تک زخم ٹھیک نہیں ہوا۔
  (عبدالرشید تبسم۔ دارالنصر شرقی ربوہ)
- برادرم ڈاکٹر محمد انور زاہد کو بجلی کا سخت جھٹکا لگا ہے۔
  (احمد علی صادق۔ دفتر انصار اللہ مرکزیہ)
- عزیزی ریحان الرشید ہاشمی نے لاہور ٹیکنیکل بورڈ سے امتحان دیا ہے۔
  (ہارون الرشید ہاشمی اقبال ٹاؤن لاہور)
- خاکسار بعض مشکلات و پریشانیوں میں مبتلا ہے۔ (محمد شفیع بھٹی سانگھڑ سندھ)
- جماعت احمدیہ گولیکی کے ایک مخلص دوست چوہدری محمد اصغر صاحب ابن چوہدری احمد خان صاحب صدر جماعت احمدیہ گولیکی ایک لمبے عرصہ سے اعصابی دردوں میں مبتلا ہیں۔ (خورشید بخاری۔ ربوہ)
- میرے چچا زاد بھائی سید ارشاد احمد منور صاحب راولپنڈی میں درد گردہ سے بیمار ہیں۔ علاج جاری ہے۔
  (سید حسن طاہر بخاری۔ ربوہ)

احباب ان سب کے لئے دعا کریں۔

الفضل میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیں

(بقیہ اداریہ صفحہ ۲)

الْحَضْرَةِ تَحَرَّكَ لَهُ مَوْجُ الْقَبُولِ مِنَ الْحَضْرَةِ وَنَجَّى مِنْ كَرْبٍ بَلَغَ أَمْرُهُ إِلَى الْهَلَكَةِ. بَيْدَ أَنَّ هٰذَا الْمَقَامَ لَا يَحْصُلُ إِلَّا لِمَنْ فَنِيَ فِي اللّٰهِ. وَآثَرَ الْحَبِيبَ الْعَلَّامَ وَتَرَكَ كُلَّ مَا يُثَابُ بِهِ الْأَصْنَامُ وَلَبَّى نِدَاءَ الْقُرْآنِ وَحَضَرَ حَرِيمَ السُّلْطَانِ وَأَطَاعَ الْمَوْلَى حَتَّى فَنِيَ وَنَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوَى وَتَيَقَّظَ فِي زَمَنٍ تَحَسَّسَ النَّاسُ وَعَاثَ الْوَسْوَاسُ وَرَضِيَ عَنْ رَبِّهِ بِمَا قَضَى وَأَلْقَى إِلَيْهِ الْعُرَى وَمَا دَنَّسَ نَفْسَهُ بِالذُّنُوبِ بَعْدَ مَا أُدْخِلَ فِي دِيَارِ الْمَحْبُوبِ بِقَلْبٍ نَقِيٍّ وَعَزْمٍ قَوِيٍّ وَصِدْقٍ جَلِيٍّ۔ أُولٰئِكَ لَا تُضَاعُ دَعَوَاتُهُمْ وَلَا تُرَدُّ كَلِمَاتُهُمْ۔ (روحانی خزائن جلد ۲۰ صفحہ ۸۳)

یعنی اللہ تعالیٰ نے قدیم سے بعض چیزوں کو بعض چیزوں سے وابستہ کر رکھا ہے اسی طرح اللہ تعالیٰ نے اپنی تقدیر کو مضطر اور دکھی انسان کی دعا کے ساتھ وابستہ کیا ہے۔ پس جو شخص دوڑتے ہوئے بارگاہِ عزت میں (اس حال میں) پہنچتا ہے کہ اس کے آنسو بہتے ہیں اور اس کی آنکھوں سے پانی جاری ہوتا ہے اور اس کا دل سوز و گداز سے بھرا ہوتا ہے گویا کہ وہ آگ کے انگاروں پر رکھا گیا ہے، ایسے شخص کے لئے بارگاہِ احدیت سے قبولیت کی موج حرکت میں آتی ہے اور اللہ تعالیٰ اُسے اُس مصیبت سے نجات دیتا ہے جو اسے ہلاکت تک پہنچا رہی تھی۔ یاد رہے کہ یہ مقام صرف اسی کو حاصل ہوتا ہے جو فانی فی اللہ ہو اور اپنے عالم الغیب محبوب کو سب پر ترجیح دے اور ہر اس چیز کو ترک کر دے جو بتوں کے مشابہ ہے۔ پھر قرآن مجید کی آواز پر لبیک کہے اور دونوں جہانوں کے بادشاہ خدا کے سامنے حاضر ہو جائے اپنے آقا کی اطاعت میں فنا کے مقام تک پہنچ جائے اور نفس کو تمام خواہشات سے روکے۔ وہ اُس وقت اللہ کے حضور جاگ کر وقت گزارے۔ جب لوگوں پر نیند کا غلبہ ہو اور وسوسہ انداز شیطان ان میں خرابی پیدا کرتا ہو۔ ایسا مومن جو اپنے رب سے اور اُس کی قضا پر ہر حال میں راضی ہو اور اپنے تمام معاملات کو اس کے سپرد کر دے اور جب اسے محبوب کے دیار میں پاک دل اور مضبوط عزیمت اور واضح سچائی کے طفیل داخل کیا جا چکا ہو تو وہ اپنے نفس کو کسی قسم کے گناہ سے بھی میلا نہ کرے۔ یہ وہ لوگ ہیں جن کی دعائیں کبھی ضائع نہیں جاتیں اور جن کی عاجزانہ التجائیں کبھی رد نہیں ہوتیں۔

مال قربانی اخلاص کے مطابق پھل لاتی ہے

قدرت ثانیہ کے دوسرے مظہر فرماتے ہیں:۔

"مومن کی قربانی اس بیج کی طرح ہے جو پھولتا پھلتا اور بار بار پھل لاتا ہے اگر ایک شخص اخلاص کے ساتھ تحریکِ جدید میں حصہ لیتا ہے تو اس کا نتیجہ یہ ہونا چاہیئے کہ آئندہ سال اسے پہلے سے زیادہ قربانی کی توفیق ملے۔"

اللہ تعالیٰ ہم سب کو نئے تقاضوں کے پیش نظر بڑھ چڑھ کر قربانی پیش کرنے کی توفیق دے۔ (وکیل المال اول)

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ
اخبار الفضل خود خرید کر پڑھے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قرارداد تعزیت

ہم ممبران مجلس تحریک جدید حضرت سیدہ نصیرہ بیگم صاحبہ رحمہا اللہ کی وفات حسرت آیات پر گہرے رنج و الم کا اظہار کرتے ہیں۔

حضرت سیدہ نصیرہ بیگم صاحبہ حضرت اقدس بانی سلسلہ احمدیہ کے نسبتی بھائی، سلسلہ احمدیہ کے فاضل عالم، بے بدل، عاشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم حضرت میر محمد اسحٰق صاحب کی اولاد میں سے سب سے بڑی تھیں۔ ۱۹۱۱ء میں آپ کی ولادت ہوئی انیس برس تک مقدس گھرانہ میں تربیت پائی جہاں رات دن قرآن و حدیث کا چرچہ تھا۔ آپ کی شادی حضرت مرزا عزیز احمد صاحب سے ۱۹۳۰ء میں ہوئی جس کی تحریک حضرت فضل عمر نور اللہ مرقدہٗ نے فرمائی۔ سیدہ مرحومہ بہت سی نایاب خوبیوں کی مالک تھیں سلسلہ عالیہ احمدیہ اور کلام پاک کی خدمت مرحومہ کی روح کی غذا تھی۔

آپ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کی نہ صرف سرگرم کارکن رہیں بلکہ نہایت اہم عہدوں پر بھی آپ متمکن رہیں کئی احمدی بچیوں کو آپ نے قرآن مجید پڑھایا۔ ہر کسی کی خوشی و غمی میں آپ شریک ہوتیں اور مادرِ مہربانی کی طرح ان سے شفقت فرماتیں۔ غریب پروری کا وصف آپ نے اپنے والد بزرگوار سے ورثہ میں پایا تھا۔ آپ نے جس رنگ میں اپنے بچوں کی تربیت فرمائی اس کا اندازہ اس سے ہو سکتا ہے کہ آپ نے اپنے دونوں صاحبزادوں مکرم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب اور صاحبزادہ مرزا غلام احمد صاحب نے اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کے بعد اپنی زندگیاں دین کی خدمت کے لئے وقف کیں۔ اور بفضل خدا آج یہ دونوں صدر انجمن احمدیہ کے ناظر ہیں۔ آپ کے ایک بھائی مکرم سید میر محمود احمد صاحب سپین میں اعلائے کلمۃ اللہ کا فریضہ سرانجام دے رہے ہیں۔ دوسرے بھائی مکرم سید میر مسعود احمد صاحب تحریک جدید میں ایک وکالت کے سربراہ ہیں۔

تحریک جدید کا یہ اجلاس حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔ سیدہ مرحومہ کے دونوں بھائیوں مکرم میر مسعود احمد صاحب، مکرم میر محمود احمد صاحب، ہمشیرگان، فرزندان گرامی مکرم مرزا خورشید احمد صاحب مکرم مرزا غلام احمد صاحب اور قابل احترام صاحبزادیوں محترمہ سیدہ نصیرہ بیگم صاحبہ محترمہ سیدہ ریحانہ باسمہ صاحبہ محترمہ سیدہ درِ دانہ صاحبہ مکرمہ سیدہ عتیقہ فرزانہ صاحبہ مکرمہ سیدہ نزہت عزیز صاحبہ سے دلی تعزیت کا اظہار کرتا ہے۔ اور دست بدعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو اپنی جوارِ رحمت میں اعلیٰ سے اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور درجات کی بلندی سے نوازتا رہے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین۔

(ممبران مجلس تحریک جدید۔ ربوہ)

تحریک جدید کے دفتر دوم کے مجاہدین کو محبوب امام کی نصیحت

"اس دفتر کو بھی میں یہی نصیحت کرتا ہوں کہ جو دوست فوت ہو چکے ہیں دفتر دوم کی آئندہ نسلیں ان کے نام کو زندہ رکھنے کی خاطر یہ عہد کریں کہ کوئی فوت شدہ اس رجسٹر سے غائب نہ ہونے دیا جائے گا اور ان کی قربانیاں جاری رہیں گی۔ تاکہ ہمیشہ ہمیش کے لئے اللہ کے نزدیک وہ فعال شکل میں زندہ نظر آئیں۔"

(وکیل المال اوّل)

اطفال بھائیو!

قدسِ ثانیہ کے دوسرے مظہر حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد نور اللہ مرقدہٗ فرماتے ہیں:۔

"جب رات اور دن ہم میں سے ہر شخص اس طرف متوجہ نہ ہو کہ ہمارا ہر فرد خواہ وہ چھوٹا ہو یا بڑا، بچہ ہو یا جوان۔ نماز باقاعدگی کے ساتھ ادا کرے اور کوئی ایک نماز بھی نہ چھوڑے۔ اس وقت تک ہم کبھی بھی اپنے اندر جماعتی روحانیت قائم نہیں رکھ سکتے اور نہ ہی اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے وارث ہو سکتے ہیں۔"

(سیکرٹری تربیت اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

لجنات متوجہ ہوں!

شعبہ مال کے نو ماہی جائزہ سے معلوم ہوا ہے کہ بہت کم لجنات کی طرف سے چندہ اجتماع موصول ہوا ہے۔ براہ کرم تمام ایسی لجنات جنہوں نے ابھی تک یہ چندہ نہیں بھجوایا۔ جلد از جلد چندہ اکٹھا کر کے مرکز بھجوانے کی کوشش کریں۔

(سیکرٹری مال لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

محبوب امام ایدہ اللہ کی آواز پر
مخلصین جماعت کا لبیک

۱۔ مکرم بشیر احمد صاحب مکینک پیپلز کالونی فیصل آباد		۱۰۱۴/- روپے
۲۔ مکرمہ بشریٰ سمیع اللہ صاحبہ	" " "	۱۴۷۰/-
۳۔ مکرم شیخ محمد شفیع صاحب کریم نگر	"	۱۰۱۰/-
۴۔ " چوہدری محمد یعقوب صاحب معہ فیملی غلام محمد آباد	"	۱۲۰۰/-
۵۔ " شیخ عبد المجید صاحب	" " جناح کالونی "	۲۰۰۰/-
۶۔ محترمہ صادقہ بیگم صاحبہ اہلیہ شیخ شریف اللہ صاحب	"	۱۰۰۰/-
۷۔ " مریم صدیقہ صاحبہ اہلیہ میاں عبد السمیع صاحب قمر	فیکٹری ایریا فیصل آباد	۱۰۰۰/-
۸۔ " محمود سلطانہ صاحبہ مرحومہ بیگم شیخ محمد محسن صاحب مرحوم	" "	۱۲۰۰/-
۹۔ مکرم شیخ خالد مسعود صاحب مسلم پارک		۱۲۰۰/-
۱۰۔ " چوہدری محمد طفیل صاحب ٹھیکیدار	مسلم پارک " "	۱۰۰۰/-
۱۱۔ محترمہ شاہدہ خورشید صاحبہ اہلیہ شیخ خورشید احمد صاحب	بیت الفضل " "	۵۰۰/-
۱۲۔ محترمہ حمیدہ آصفہ صاحبہ بنت عبد الحمید صاحب	آصف پیپلز کالونی "	۵۲۰/
۱۳۔ محترم چوہدری احمد الدین صاحب	" "	۵۰۰/-
۱۴۔ " ملک لال خان صاحب	" "	۷۰۰/-
۱۵۔ " طاہر رؤف خان صاحب	" "	۵۰۰/-
۱۶۔ " ڈاکٹر عبد المنان صاحب	" "	۶۰۰/-
۱۷۔ " چوہدری محمد صدیق صاحب	بٹالہ کالونی "	۵۰۰/-
۱۸۔ " ڈاکٹر چوہدری رشید احمد صاحب ابن چوہدری رحیم بخش صاحب	"	۵۰۰/-
۱۹۔ " " صالح محمد صاحب	"	۵۰۰/-
۲۰۔ " چوہدری مظفر احمد صاحب ابن مکرم چوہدری ناصر احمد صاحب	"	۵۰۰/-
۲۱۔ " " شریف احمد صاحب ولد " ناصر احمد صاحب	بٹالہ کالونی فیصل آباد	۵۰۰/-
۲۲۔ " " نثار احمد صاحب غوری	کریم نگر "	۵۱۰/-
۲۳۔ " شیخ رشید احمد صاحب ولد شیخ مراد بخش صاحب	کریم نگر "	۵۰۰/-
۲۴۔ " چوہدری محمد امین صاحب معہ زاہدہ امین صاحبہ اہلیہ	" "	۵۰۰/-
۲۵۔ " مرزا جمیل احمد صاحب معہ فیملی	" "	۵۰۰/-
۲۶۔ " محمد ریاض صاحب معہ فیملی	" "	۵۰۰/-
۲۷۔ محترمہ فاطمہ بی بی صاحبہ مرحومہ اہلیہ چوہدری محمد ابراہیم صاحب	غلام محمد آباد فیصل آباد	۵۰۰/-
۲۸۔ محترم ڈاکٹر طاہر احمد صاحب ابن چوہدری محمد یعقوب صاحب	جناح کالونی "	۵۰۰/-
۲۹۔ " مولوی عبد اللطیف صاحب	" " "	۵۰۰/-
۳۰۔ محترمہ آصفہ سعید صاحبہ اہلیہ شیخ سعید اللہ صاحب	" " "	۵۰۰/-
۳۱۔ محترم چوہدری محمد ذوالفقار صاحب	مسلم پارک "	۵۰۰/-
۳۲۔ " " محمد رمضان صاحب ولد چوہدری ذوالفقار صاحب	" "	۵۰۰/-
۳۳۔ " " محمد اشرف صاحب کاہلوں	" "	۵۰۰/-
۳۴۔ " " بشارت احمد صاحب حلقہ گلبرگ کالونی	" "	۵۰۰/-
۳۴۔ " " غلام دستگیر صاحب معہ فیملی	" "	۵۰۰/-

نوٹ:۔ بقیہ نام الفضل مورخہ ۲۶ اپریل میں شائع ہو چکے ہیں۔

(وکیل المال اوّل)

درخواست دعا

محترمہ بیگم صاحبہ چوہدری محمد شریف صاحب دار الرحمت شرقی ربوہ نے اپنے بیٹے عزیزم نصیر احمد شریف کی شادی کے موقع پر بطور شکرانہ مبلغ ۵۰/- روپے تحریک جدید کو بھجواتے ہوئے قارئین الفضل سے اس شادی کے بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ ہونے کے لئے دعا کی درخواست کی ہے۔

(وکیل المال اوّل۔ تحریک جدید)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جامعہ احمدیہ میں داخلہ کا انٹرویو ۲۷ اگست کو ہوگا

① امسال جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے لئے واقفین زندگی طلباء کا تحریری ٹسٹ انشاء اللہ ۲۷ اگست طبی معائنہ ۲۸ اگست اور انٹرویو ۲۹ اگست ۱۹۸۴ء کو ہوگا۔

② داخلہ کے لئے درخواستوں کے موصول ہونے کی آخری تاریخ ۳۱ جولائی ۸۴ء مقرر کی گئی ہے اس کے بعد آنے والی درخواستوں پر غور نہ ہو سکے گا۔

③ جو طلباء زندگی وقف کر کے اس سال جامعہ احمدیہ میں داخل ہونا چاہتے ہیں وہ ۳۱ جولائی ۸۴ء سے اپنی درخواستیں مقامی جماعت کے امیر یا صدر صاحب کی معرفت وکالت دیوان تحریک جدید ربوہ کو بھجوا دیں۔

④ جن امیدواران نے پہلے درخواستیں دی ہوئی ہیں وہ فوری طور پر اپنے نتیجہ امتحان کی اطلاع دیں۔

⑤ جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے لئے تعلیم کم از کم میٹرک سیکنڈ ڈویژن (۴۵ فیصد نمبر) ہونا ضروری ہے۔ ایف۔ اے۔ بی۔ اے۔ ایم۔ اے پاس نوجوان بھی داخل کئے جاتے ہیں۔

(وکیل الدیوان تحریک جدید ربوہ)

سی کام میں داخلہ

کامرس کالج سرگودھا میں سی۔ کام کے لئے داخلے جاری ہیں۔ فارم جمع کرانے کی آخری تاریخ ۲۸ جولائی ہے۔ پراسپیکٹس کالج سے پانچ روپے دے کر حاصل کئے جا سکتے ہیں مزید تفصیلات کے لئے درج ذیل پتہ پر رابطہ قائم کریں۔

(۱) سعادت علی مکان نمبر ۱۰/۷ محلہ دارالصدر غربی حلقہ لطیف ربوہ

(۲) مسعود احمد عارف ۳/۱۱ دارالرحمت غربی۔ ربوہ

مثالی وقار عمل

مجالس اطفال مورخہ ۱۰ اگست بروز جمعۃ المبارک ایک مثالی وقار عمل منعقد کریں۔ اس کے لئے مناسب جگہ کا انتخاب کریں۔ وقار عمل کے بعد اس کی رپورٹ جلد ارسال فرما دیں۔

(سیکرٹری وقار عمل مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

الفضل میں
اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیں

الفضل کی توسیع اشاعت کیلئے درخواست

امراء کرام اور محترم مربیان و معلمین سلسلہ، قائدین خدام الاحمدیہ، زعماء انصار اللہ اور صدر صاحبات لجنہ اماء اللہ کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ "الفضل" کی توسیع اشاعت میں بھرپور تعاون فرمائیں۔ احباب جماعت کو توجہ دلائیں کہ الفضل نہ صرف ہمارا جماعتی آرگن ہے بلکہ ہمارے گھروں کے لئے ایک دینی معلم بھی ہے۔

ہم سب کا فرض ہے کہ اسے خود بھی پڑھیں اور دوسرے احمدی بھائیوں کو بھی اس کے خریدار بننے اور پڑھنے کی طرف توجہ دلائیں۔ اس طریق سے اپنے دینی علوم میں اضافہ کے علاوہ ہم اپنے پیارے امام کی دعاؤں کے مستحق بنیں گے۔

خدا تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق دے۔ آمین!

(منیجر الفضل)

محترمہ فضل النساء صاحبہ اہلیہ حضرت مولوی ارجمند خان صاحب (مرحوم) وفات پا گئیں

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

مکرم احمد زمان عباسی صاحب اطلاع دیتے ہیں کہ مکرمہ فضل النساء بیگم صاحبہ بیوہ حضرت مولوی ارجمند خان صاحب (سابق پروفیسر جامعہ احمدیہ) ایک لمبی بیماری کے بعد چک ۱۶۶ مراد ضلع بہاولنگر میں بتاریخ ۱۵ جولائی ۱۹۸۴ء وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

مرحومہ موصیہ تھیں اسی روز اُن کا جنازہ ربوہ لایا گیا۔ اگلے روز ۱۶ جولائی کی صبح ان کی نماز جنازہ مکرم صوفی غلام محمد صاحب ناظر اعلیٰ ثانی نے پڑھائی جس کے بعد بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی۔

احباب جماعت سے مرحومہ کی مغفرت اور بلندی درجات کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

تحریک جدید کے دفتر اوّل کے مجاہدین کو ہمیشہ زندہ رکھا جائے

پیارے امام ایدہ اللہ تعالیٰ نے دفتر اوّل کے بارے میں فرمایا:۔

"میری خواہش ہے کہ یہ دفتر قیامت تک جاری رہے اور جو لوگ ایک دفعہ اسلام کی ایک مثالی خدمت کر چکے ہیں ان کا نام قیامت تک نہ مٹنے پائے اور ان کی اولادیں ہمیشہ ان کی طرف سے چندہ دیتی رہیں۔"

مجاہدین دفتر اوّل کے لواحقین سے درخواست ہے کہ وہ اپنے محبوب امام کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے اپنے مرحومین کے چندہ کو جاری فرما دیں۔ (وکیل المال اوّل)

(بقیہ پیشی صفحہ اوّل)

دہندہ ہیں ایک بجے سے قریباً ½ ۱ بجے تک عدالت سے خطاب کیا۔

مولانا صدر الدین رفاعی جو کہ عدالتی معاون ہیں اور جن کو عدالت کی طرف سے بولنے کی دعوت دی گئی ہے کل ۲۵ جولائی کو عدالت سے خطاب کریں گے۔

پیارے اطفال بھائیو

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں:۔

"تم آپس میں جلد صلح کرو اور اپنے بھائیوں کے گناہ بخشو کیونکہ شریر ہے وہ انسان جو اپنے بھائی کے ساتھ صلح پر راضی نہیں۔ وہ کاٹا جائے گا۔ کیونکہ وہ تفرقہ ڈالتا ہے تم اپنی نفسانیت ہر ایک پہلو سے چھوڑ دو اور باہمی ناراضگی جانے دو۔"

(سیکرٹری تربیت اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

خالد سٹیٹری ورکس

سامان سٹیٹری فٹنگ، پی۔ وی سی پائپ، جی آئی پائپ۔ آر بی سی سوئی گیس فٹنگ دستیاب ہے:

خالد سٹیٹری ورکس
کالج روڈ ربوہ

(پروپرائٹر:۔ ریاض احمد خان)

ضروری اطلاع

اقصیٰ چوک ربوہ میں حضرت حکیم نظام جان مرحوم کے مشہور دواخانہ (رجسٹرڈ) پر حکیم محمد احمد صاحب باقاعدگی سے خدمت کے لئے حاضر ہوتے ہیں۔

زیر نگرانی: حکیم عبدالحمید ابن حکیم نظام جان

fly the British way
We'll take more care of you.

INFORMATION OFFICE PHONE : 493
British airways
AL-MAHMUD
AQSA ROAD, RABWAH.